وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ

الحمد للہ والمنہ کہ رسالہ ہذا بمقتضای الدین النصیحہ لکل مسلم

از تصانیف جناب مولوی حافظ نذیر احمد صاحب

جنکی ایک ایک بات نصیحت خیز و عبرت انگیز ہے

اور گوشۂ دل میں جگہہ دینے کے قابل

مسمے بہ

اتمام حجت

بفرمایش مولوی محمد بشیر الدین احمد صاحب خلف ارشد جناب مولف سلمہ اللہ تعالے

سنہ ۱۳۰۶ھ

مطبع انصاری دہلی واقع چتلا دروازہ میں چھپا

حامداً و مصلیاً	بسم اللہ الرحمن الرحیم	اما بعد

بندے کے والد جناب مولوی حافظ نذیر احمد صاحب نے جو اس زمانے کے نامی ادیب
ہین تصنیف کا یہ نیا دلچسپ ڈہنگ اختیار کیا ہے کہ قصون کے پیرایے مین
جن کو انگریزی مین ناول کہتے ہین نصیحت کر گزرتے ہین۔ [illegible] کتابین
لکہتے ہین مفید اور مقبول ہوتی ہے۔ فسانۂ مبتلا لکہا تو اس غرض سے کہ مسلمانون
پر تعدد ازواج کے نقصان ظاہر کرکے انکو اس حرکت سے باز رکہا جائے۔
مگر کتاب کے آخر مین صاحب قصہ کا جو مرثیہ ہے اسلام کا نوحہ ہے۔ مین نے
دیکہا تو مسلمان ایسی نصیحت کے سخت حاجتمند ہین مصنف سے چند بند لیکر
اسپر رسالہ جداگانہ کے طور پر چھپوایا اور اتمام حجت اسکا نام رکہا۔

نافع یاد بحرمۃ النبی و آلہ الامجاد

محمد بشیر الدین احمد سوم تعلقدار بیدر

علاقہ ریاست حیدرآباد دکن ۱۲

مرثیہ

دنیا عجیب مرحلۂ بے ثبات ہے — ہر ایک ذی حیات کو آخر ممات ہے
یاں امن ایک لحظہ نہ دن ہے نہ رات ہے — جسکو فنا نہین ہے وہی ایک ذات ہے
بیٹھی ہے موت تاک لگائے کمین مین
لے جائے گی یہ کھینچ کے آخر زمین مین

ایسا مکان بتاؤ کہ بن کر گرا نہ ہو — پیدا ہوا ہے کوئی بشر جو مرا نہ ہو
ہے کوئی حال جسمین تغیر ذرا نہ ہو — حادث نہو تو دخل چون وچرا نہ ہو
فانی ہر ایک چیز ہے فانی جہان ہے
مقصود اس فنا سے مگر امتحان ہے

اعمال نیک ہین تو نعمتکدے ہین قصور — خدمت کو لونڈیون کی جگہ دست بستہ حور
ہر طور کا ہے عیش تو ہر طرح کا سرور — یعنی خلاصہ یہہ ہے کہ راضی ہوئے حضور
خوشنودی خدا ہی عبادت کا دام ہے
جنت بھی اک رضائے الٰہی کا نام ہے

اور ہین عمل برے تو ہوئی عاقبت خراب — ایذائین طرح طرح کی اقسام کے عذاب
اور سب سے بڑھ کے خالق کونین کا عتاب — گر پوچھنے پر آئے تو کیا بن پڑے جواب
حق کو جو ناپسند ہو تف ایسے کام پر
مالک ہی خوش نہین ہے تو لعنت غلام پر

توفیق کار نیک ہمین اے کریم دے
شوق سلوک جادۂ مستقیم دے

دل مین صلاح دے ہمین طبع سلیم دے
ایمان درمیانہ امید و بیم دے

ہمکو نہین ہے بحث عذاب و ثواب سے
تیری رضا ملے ہمین تیری جناب سے

اُٹھ جائے دل کی آنکھ سے اسباب کا حجاب
ذرّے مین رونما ہو حقیقت کا آفتاب

دنیا دکہائی دینے لگے نقش سطح آب
لاریب فیہ ہو خبر ذٰلک الکتاب

کھل جائے حال راز حیات و ممات کا
ہو ایک حال ماضی و مستقبلات کا

دل لوث حُبّ دولت دنیا سے پاک ہو
لالچ ہو فائدے کا نہ نقصان کا باک ہو

دے وہ غنا کہ آنکھ مین اکسیر خاک ہو
~~دین سے شغف[1] ہو دین ہی اہمال ہو~~

فرق نیاز فرش زمین پر پڑا ہوا
ہمت کا پاؤن عرش برین پر گڑا ہوا

ہر دم[3] خیال موت کا پیش نظر رہے
سفر[4] رو ہمیشہ چاہیے باندھے کمر رہے

جب تک جیے جیے جب اجل آئے مر رہے
دنیا وطن نہین ہے کہ آئے بسر رہے

آئے ہین ہم جہان مین تو جانا ضرور ہے
سارا ہی قافلہ سر راہ مرور ہے

۱ شیفتگی ۱۲ ۲ مصروفیت ۱۲ ۳ اسمین اشارہ ہے طرف حدیث فقال کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل وعد نفسک فی اہل القبور رواہ البخاری کے ۱۲ ۴ اسمین اشارہ ہے طرف قول ابن عمرؓ کان ابن عمر یقول اذا امسیت فلا تنتظر الصباح واذا اصبحت فلا تنتظر المساء وخذ من صحتک لمرضک ومن حیوتک لموتک رواہ البخاری کے ۱۲

پھر بعد مرگ کیسی بنے کچھہ خبر نہین
یہ وہ خطر ہے جس سے کسی کو مفر نہین
پر کیا ہی ڈھیٹ ہم ہین کہ اسکا ہی ڈر نہین
عقل معاد سے ہمین بہرہ مگر نہین

رب العباد نعمت فکر معاد دے
فکر معاد دے ہمین ذکر معاد دے

کیا[1] جانب خدا سے ہدایت ہمین نہین
یا سوچنے کو عقل و درایت ہمین نہین
فی الاصل کچھہ ضرورت و حاجت ہمین نہین
پر ہائے غور کرنے کی عادت ہمین نہین

ہم دیکھتے نہین کبھی غائر نگاہ سے
سنتے نہین ہین بات کوئی انتباہ سے

غفلت کرا رہی ہے یہ ساری شرارتین
بنوا رہی ہے رہنے کو پکی عمارتین
اللہ سے دلیریان بل بے جسارتین[2]
دنیا کمائین دین کی کر کے خسارتین

غفلت کا کر علاج کہ اصل مرض ہے یہہ
تیرا ہی کچھہ بھلا ہو ہماری غرض ہے یہہ

غفلت نہ ہو تو کینہ و بغض و حسد نہ ہو
جھگڑا نہ ہو لڑائی نہ ہو رد و کد نہ ہو
بھائی کے پیٹھہ پیچھے کبھی ذکر بد نہ ہو
انسان مشارک صفت دام و دد نہ ہو

غفلت سے اس جہان مین سارا فساد ہے
غفلت کو آدمی سے ہٹائین جہاد ہے

[1] اسمین اشارہ ہے طرف کرمنا بنی آدم اور بعثت نبی صلعم اور نزول قرآن مجید کے ۱۲
[2] جسارت بفتح دلیری و بمعنی تجاوز و گذشتن ۱۲ [3] خسر بمعنی زیان و نقصان ۱۲

مخلوق ذی شعور ہے تو ہوشیار رہ
دنیا کا کاروبار کر اور دیندار رہ
مت مستمند زندگی مستعار رہ
امیدوار رحمت پروردگار رہ
کس نے کہا ہے تجھ سے کہ دنیا کو چھوڑ بیٹھ
بس ایسی باتیں اپنی طرف سے نہ جوڑ بیٹھ

کیا حال تھا رسول علیہ السلام کا
سر کردہ ہے اُمت خیر الانام کا
اصحابؓ کا ائمہ عالی مقام کا
سکہ بٹھا گئے جو محمدؐ کے نام کا
ان میں سے ایک بھی کبھی راہب ہوا کوئی
دنیا کو کھو کے دین کا طالب ہوا کوئی

دنیا ہی کچھ ہماری طرح کی نہیں ذلیل
روٹی کی با ہزار مشقت ہوئی سبیل
گر سو گھروں میں دیکھو تو نانا ہے تو زلیل
کپڑے کے واسطے وہی ستار ہے کفیل
گرمی کے دن تو خیر کسی ڈھب گزر گئے
جاڑا جو آیا رات کو سکڑے ٹھٹھر گئے

افلاس سے زیادہ جہان میں نہیں وبال
افلاس کر ہی دیتا ہے انسان کو پامال
افلاس ہے مقدمۂ قہر ذی الجلال
ڈرپوک پست ہمت و سست و دنی خیال
مفلس کہ اُس غریب کی دنیا نہیں درست
مشکل کہ اُسکے ہاتھ سے ہو کار دین درست

۱۵ نصاریٰ میں جو لوگ ہندو جوگیوں سنیاسیوں کی طرح ترک دنیا کرتے تھے انکو راہب کہتے تھے اسطرح کے ترک دنیا کی اسلام میں سخت ممانعت ہے لا رہبانیۃ فی الاسلام

اورشاد اگر ہوا کوئی محتاج دل غنی — سمجھا کہ یہ جہان ہے جہانِ گزشتنی
کٹنے دن کی زندگی کے لئے اتنی سرزنی — اُسکو نہ دوستی ہے کسی سے نہ دشمنی

ایسا بزرگ شک نہین اسمین کہ نیک ہے
پر قوم کو ہوا نہ ہوا دونون ایک ہے

سوچو تو کچہہ ہی نیت کو نسبت ہے ہست سے — تم چاہتے ہو کام بلندی کا پست سے
کیا خیر ہو سکے گی بھلا تنگ دست سے — کوڑی تو لے اُدھار کوئی فاقہ مست سے

کیا اُس سے فیض ہو کہ نہین آپ جسکے پاس
دنیا مین چیل سے بھی ملا ہے کسی کو ماس

گر مجھسے پوچھتا ہے حقیقت مین نکتہ بین — ایصال نفع ہے مرے نزدیک اصل دین
پر چاہیئے ہے اسکے لئے نقد آستین — خرمن بیار خواجہ کہ بسیار خوشہ چین

دین کے درست کرنے کو دنیا ضرور ہے
دنیا نہین تو دعوی دین مکر و زور ہے

دنیا نہ ہو تو دین کی رونق کہان سے ہو — اعلاے شان قادر مطلق کہان سے ہو
ایثار و بذل وجود محقق کہان سے ہو — مقصد رہی جب نہین ہے تو مشتق کہان سے ہو

دنیا کو جب کسی نے عموماً برا کہا[۱]
مین اُسکے منہہ کو دیکھنے لگتا ہون کیا کہا

سلہ اسمین اشارہ ہے طرف ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وغیرہ کے ۱۲

ممکن نہین کہ دین مین دنیا نہ ہو دخیل	ایسا خیال کر نہین سکتا کوئی عقیل
پروردگار جسکا نہین ہے کوئی عدیل	کیون چاہنے لگا کہ مسلمان ہین ذلیل

عزت ہے سب خدا کی خدا کے رسول کی
پھر اوسکی جسنے دعوت ایمان قبول کی

اسواسطے جو معشر خیر القرون[۱] تھے	اور کلہم عمارت دین کے ستون تھے
امت کو کالنجوم[۲] سبھی رہنمون تھے	اور مرجع ضمیر ہم المہتدون تھے

دنیا مین رہ کے دین کا برتنا سکھا گئے
دونون کے جمع کرنے کا رستا دکھا گئے

راوی نے یون لکھا ہے جناب عمر کا حال	جن روزون آپ امیر تھے باہیبت و جلال
اپنے ہی دست خاص سے پاتھا کئے سفال	تاریخ مین دکھائیے ایسی کوئی مثال

شاگرد تھے نبی کے پیمبر کے تھے جلیس
دنیا کو جانتے تھے پر پشہ خسیس

یُسر انکا تھا فراغ عبادت کے واسطے	کی سلطنت فلاح رعیت کے واسطے
عزت طلب تھے دین کی عزت کے واسطے	القصہ جو وہ کرتے تھے امت کے واسطے

انکو کسی طرح طمع سیم و زر نہ تھی
ہرگز انھین مفاد پر اپنے نظر نہ تھی

[۱] اس حدیث خیر القرون قرنی کے طرف اشارہ ہے معشر یعنی گروہ پس معشر خیر القرون سے پیغمبر صلعم کے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم مراد ہین ۱۲ [۲] یہ مضمون اوس حدیث مشہور کا ہے اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم ۱۲

فیضانِ صحبتِ نبوی سے تھے مستفید
پیدا ہوئے سعید جیئے اور مرے سعید
دیکھا اُنہوں نے نورِ رسالت کو چشمِ دید
تھی اونسے خوستگاری دنیا بہت بعید

لیکن یہ انتظامِ الٰہی ہے مہربان
چڑھتا ہے بام پر کوئی بے وضعِ نردبان

زاہد تھے اور ملک ستانی کا اہتمام
دنیا مین اُنکے دین تھا کالملح فی الطعام
دیکھو اگر یقین نہ آئے فتوحِ شام
دونون کا پاس کرتے تھے قصہ ہوا تمام

بدلا اسی سبب سے زمانے کا طور ہے
اسلام جب کا اور تھا اور اب کا اور ہے

دنیا سے اونکو ہوتی ذرا بھی اگر گریز
کھا جاتے لوگ گھور کے آنکھوں سے تیز تیز
اسلام کی تو ہو ہی چکی ہوتی رستخیز
تب دیکھتے زمانے کی کج دار اور مریز[ا]

پھر کون پوجتا تھا خدائے یگانہ کو
پاتا نہ کوئی زندگی جاودانہ کو

اب بھی جو دیکھتے ہو اُنہین کا طفیل ہے
اعمالِ شرک جون خس و خاشاک و سیل ہے
کم بیش سب کو جانبِ توحید میل ہے
اتنا بھی گر نہ سمجھے تو انسان بیل ہے

مشرک[۲] کی کوئی شئے نہین کرتا خدا قبول
اُسکی دعا قبول نہ کچھ التجا قبول

ا کج دار و مریز سے مراد ہے تکلیف مالایطاق کیونکہ ٹیڑھا رکھنا اور گرنے نہ دے طلب محال ہے ۱۲
۲ جیسا کہ قرآن مین ہے الذین ضل سعیہم فی الحیوٰۃ الدنیا الخ فحبطت اعمالہم فلا نقیم لہم یوم القیٰمۃ وزنا الخ ۱۲

القصہ اک وہ دین تھا دنیا کا دوستدار
واعظ ادیب ناصح مشفق صلاح کار
مونس رفیق موجب تسکین غمگسار
ہمدرد بے ریا و ہواخواہ جان نثار
وہ کھینچتا تھا بار امیر و فقیر کا
دنیا مین اُسمین ربط تہا شاہ و وزیر کا

اب ہم نے اپنے دین کو بنایا چھوئی موئی
دنیا مین اور دین مین لگانے لگے دوئی
پھر تا صر اس قدر نظر نارسا ہوئی
شہتیر بن گیا جو حقیقت مین تھی سوئی
دین کی عوض تعصب و اوہام رہ گئے
دیندار اصل مر گئے بدنام رہ گئے

دنیا گئی کہ ہم نہ ہوئے اُسکے خواستگار
اور کیونکہ ہوتے مولوی[1] جنت کا چوبدار
مسجد مین وعظ کہتا تہا منبر پہ آشکار
~~مفلس کا پیر مونس و دست از طلب بدار~~[2]
دنیا و دین کے ربط کی رسّی کو کاٹ کے
دہوبے کے کتے ہوگئے گھر کے نہ گھاٹ کے

ادبار کا بہی تو ہے سب سے بڑا سبب
دنیا مین اور دین مین عداوت ارے غضب
دنیا بغیر سخت مصیبت ہے روز و شب
لازم ہے دین کا بہی کما حقہ ادب
خستہ ہوئے خراب ہوئے ہائے نسٹ گئے
ان دونون کی لڑائی مین ہم مفت پٹ گئے

[1] یعنے وہ مولوی جو ریاسے وعظ کہتا ہے اور رہبانیت کی تعلیم کرتا ہے اور خود حصول دنیا مین غرق ہے کبھی تعمیر مسجد کو ذریعہ حصول مال کا کرتا ہے اور کبھی تعمیر مدرسہ کو یہ مولویون کے کرتوت ہین جیساکہ صوفیون کی ترکیب تھی اور ہے کہ تعمیر خانقاہ و عرس کو ذریعہ حصول مال کا کرتے ہین - یاایہا الذین آمنوا ان کثیرا من الاحبار والرہبان لیاکلون اموال الناس بالباطل ویصدون عن سبیل اللہ ۱۲ سورہ ۹ ترک دنیا بمردم آموزند * خویشتن سیم و غلہ اندوزند ۱۲

دل بجھ گیا ہے دیکھ کے دنیا کا انقلاب | افسوس کیا تباہ ہوئی قوم انتخاب
دین کے خدا پرست وہ دنیا کے فتح باب | آپس مین رحم[1] و لطف عدو کے لئے عذاب

مسجد مین سر بسجدہ پڑے ہین زمین پہ
میدان مین ڈٹے ہوئے گھوڑون کے زین پہ

لوگون کو گر مناصب دنیا گناہ ہون | داخل محرمات مین اعزاز و جاہ ہون
دنیا کی آبرو سے اگر دین تباہ ہون | انکا تو دین یہی تہا کہ ہم بادشاہ ہون

اگلے بزرگ لوگ تھے خاص امتیاز کے
پیشانیون پر انکی تھے گھٹے نماز کے

معمور ہین خزائن انعام کردگار | بے انتہا و بے حد و بے حصر و بے شمار
وہ[2] چھینتا نہین ہے کبھی دے کے ایکبار | شایان اُسے نہین ہے کہ بندونکو دے اُدہار

دنیا بدل گئی ہمہ نعمت بدل گئی
اسواسطے کہ قوم کی ہمت بدل گئی

افسوس قوم مین عصبیت نہین رہی | ہم مین کسی طرح کی مزیت نہین رہی
مضبوطی ارادہ و نیت نہین رہی | جرأت کہان سے ہو کہ حمیت نہین رہی

ہم مین ہر ایک بشر کے خیالات پست ہین
پس لاجرم ذلیل ہین اور تنگ دست ہین

[1] اشارہ ہے قرآن مجید کے اس آیت کیطرف محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراہم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ و رضوانا سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود۔ [2] اشارہ ہے طرف آیت ۔ ما کان اللہ مغیرا نعمۃ انعمہا علی قوم حتی یغیروا ما بانفسہم کے ۔

اسے قوم یہ تباہی و افلاس جاے شرم
اس درجہ ضعف قوت احساس جاے شرم

اے قوم یہ تعصب و سواس جاے شرم
تقصیر فی مقابلۃ الناس[1] جاے شرم

تم اور تمہاری نسل ہو مشغول کہیل مین
اور لوگ چل رہے ہین ترقی کی ریل مین

کیا خوب کہہ گیا ہے کوئی شخص خوش خیال
اب اے عزیز و تم سے ہمارا ہے یہ سوال

لفظ عرب مین نحن رجال[2] و ہم رجال
کیون آگیا ہے قوم کی حالت مین اختلال

اقوام روزگار مین بیٹھے ہو کس لئے
بے وقعتی کی خاک پہ لیٹے ہو کس لئے

کثرت سے تم مین صاحب مقدور کیون نہین
منہ پر تمہارے حسن کا ہو نور کیون نہین

لوہا تمہارا مانتے جمہور کیون نہین
دل قوم کے شگفتہ و مسرور کیون نہین

آخر تمہارے قوم پہ یہ کیا وبال ہے
جس شخص پر خیال کرو خستہ حال ہے

جب تک ہماری قوم مین تاج و نگین رہا
کس کس کا نام لین کہ چنان و چنین رہا

ہم مین کسی کو فکر معیشت نہین رہا
ہر فرد عافیت سے غنی سے قرین رہا

ہم مالک خزائن روے زمین تھے
اہل زمانہ قاطبۃً خوشہ چین تھے

[1] یعنی لوگونکے مقابلہ مین بیٹھا ہونا شرم کی بات ہے کفار توحید کے طرف مائل ہوں اور مسلمان لوگ اپنی ترقی دینی و دنیوی سے غافل ہیں ۱۲
[2] ہم بھی آدمی ہین اور وہ بھی آدمی ہین - اس سے ابطال تقلید کے طرف بھی اشارہ ہے ۱۲

ہم کو خراج دیتے تھے دنیا کے بادشاہ
اسمین بقدر ذرہ نہین شک و اشتباہ

تھی مرجع انام کبھی اپنی بارگاہ
تاریخ ہے ترقی اسلام کی گواہ

جن کو ہمارے ساتھ دریغ التفات ہے
ہم اُن پہ حکمران تھے ابھی کل کی بات ہے

ہمنی بنایا اہل جہان کو خدا پرست
ہمنے کیا بتون کے تئین سرنگون و پست

ہمنے دلایا یاد انہین وعدہ الست
ہمنے اُتارا نشۂ صہبائیان مست

شائستگی کی بیل ترقی کے ساتھ کی
پودا سکی ہے لگائی ہوئی اپنے ہاتھ کی

کچھ ایسی اپنی بات بن آئی تھی اُن دنون
گر دوستی تھی یا کہ لڑائی تھی اُن دنون

ساری زمین پہ اپنی دہائی تھی اُن دنون
ہر حال مین ہماری بڑائی تھی اُن دنون

کیا فضل کردگار تھا کیا اوسکی شان تھی
اسلام تھا کہ دولت و ثروت کی کان تھی

یسر و فراغ دولت و حشمت ہزار حیف
عزت ہزار حیف حکومت ہزار حیف

وہ شوکت اور لوازم شوکت ہزار حیف
صد حیف قابلیت نعمت ہزار حیف

گو حُورٌ بعد کُورٍ اَشَدُّ العذاب ہے[1]
یاد از قبیل لیت یعُودُ الشباب ہے

[1] حدیث - نعوذ باللہ من الحور بعد الکور یعنے ہم اللہ سے پناہ مانگتے ہین اوس کمی سے جو زیادتی کے بعد ہو۔ حور بعد کور بڑا عذاب ہے مگر اوسکا یاد کرنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی گئی ہوئی جوانی کی پھر تمنا کرے ۱۲

کیا فائدہ جو تذکرۂ ماسبق کرین ؛ کیون یادِ رفتگان مین ماتم بپا کرین
بے سود اگرچہ تا بہ قیامت بکا کرین ؛ اک امر اختیار سے خارج ہے کیا کرین
فرہاد وار در صددِ جوے شیر کیا [۱]
اب جا چکا ہے سانپ تو پیٹین لکیر کیا

پھر بھی ہے ایک وجہ تسلی بہت بڑی ؛ قسمت ہمارے ملک کی اچھوتوں سے جا لڑی
جن کو فلاحِ خلق ہے منظور ہر گھڑی ؛ لیکن یہ مشکل ایک بڑی سخت آپڑی
ناوجب [۲] اڑ کے بیٹھے ہین ہم اپنی بات پر
پیاسے تڑپ رہے ہین کنارِ فرات پر

دروازہ کون سا ہے جو ہم پر کھلا نہین ؛ ناممکن الحصول کوئی مدعا نہین
مذہب کا قوم و ملک کا یان تفرقہ نہین ؛ ~~آزادی اس قدر ہے کہ کچھ انتہا نہین~~
بے جوتے بوئے آپ اُگے گا اناج کیا
ہم ہی اگر نہ چاہین تو اس کا علاج کیا

اس ضدِ احمقانہ کو لِلّٰہ کم کرو ؛ جانون پہ اپنی بہرِ خدا مت [۳] ستم کرو
چاہو ہمین برا کہو یا متہم کرو ؛ پیدا روپیون کا فکر تو بہرِ شکم کرو
ہم دیکھتے ہین قوم کی حالت تباہ ہے
بیمار کو دوا نہ بتائین گناہ ہے

---

۱ یہ ایک مشہور قصہ ہے کہ فرہاد اپنے معشوقہ شیرین کے فرمایش سے پہاڑ کاٹ کر دودھ کی نہر لانے کی فکر مین تھا ۱۲

۲ البتہ حرام سے بچنا اور اسے پیار ضرور چاہیے دین مین حصول دنیا کی ترکیب موجود ہے ۱۲

۳ الید العلیا خیر من الید السفلی ۔ حدیث ۱۲

پہر بھی تم ہی تم ہی ہو اگر دل پہ ٹھان لو
وہ وقت اب نہین ہے کہ سیف و سنان لو
ہے علم پر مدار اسے خوب جان لو
اتنی سی ایک بات ہماری بھی مان لو

رکھتی ہے اپنا وقت مناسب ہر ایک شے
تسویف تا کجا و پس و پیش تا بہ کے

لیکن مراد علم سے علم جدید[1] ہے
یورپ مین جس سے رونق اہل من یزید ہے
ثروت کی سلطنت کی یہی ایک کلید ہے
یہ ہو تو پہر تمام زمین زر خرید ہے

ایسی کلین چلین کہ طلسمات کر دیا
ان کافرون نے سب کے تئین مات کر دیا

یہ علم اگر نہین ہے تو فضل[2] و کمال ہیچ
منشی ادیب شاعر شیرین مقال ہیچ
واب مناظرات و جواب و سوال ہیچ
تحقیق میر زاہد و ملا جلال ہیچ

ہمنے تو قیل و قال مین کی عمر رایگان
یورپ نے ہاے لوٹ لیا گنج شایگان

ہم مین سے آج جو علماے فحول ہین
مخدوم ہین کہ خادم شرع رسول ہین
عابد ہین با خدا ہین ثقہ ہین عدول ہین
لیکن معاملات مین ایسے جہول ہین

سمجھین نہ وہ حساب کا ادنے سوال بھی
پھر یار و ایسے پڑہنے کا کوئی مآل بھی

[1] اصل اسکی ہمسے تھی اب رونق و ترویج یورپ والون نے دیا اور ہمسے چھوٹ گیا جیسا کہ تاریخ سے ظاہر ہے افسوس کہ ہماری چیز سے غیر بہرہ مند ہوا اور ہم نہین ۱۲
[2] کاد الفقر ان یکون کفرا کے طرف اشارہ ہے ۱۲

ان کے کئے تلافی مافات ہو چکی | درماندہ سے امید شفاعات ہو چکی

بیمار جان بلب سے مداواة ہو چکی | بس لوٹ دو بساط کہ یان بات ہو چکی

دیندار مدعی تمہین دنیا سے کھوئین گے

یہ ناخدا جہاز تمہارا ڈبوئین گے

واللہ سارے اپنی خرابی کے ڈھنگ ہین | کل صنعتین بقبضۂ اہل فرنگ ہین

بیٹھے ہوئے دلون پہ تعصب کے زنگ ہین | محتاج ہین غریب ہین مفلس ہین تنگ ہین

ہم اپنا پیٹ پالتے ہین پیٹ پیٹ کر

انگریز سارے لے گئے دولت گھسیٹ کر

یورپ اگرچہ لے گیا بازی تو خیر ہے | ہمکو خدا نخواستہ کچھ اس سے بیر ہے

وہ صاحب کتاب ہے ہر چند غیر ہے | مسجد نہ ہو تو صومعہ بہتر ز دیر ہے

ہندو اٹھائے بیٹھے ہین سر آسمان کو

ہم پوچھتے ہین روؤ گے کس کس کی جانکو

کوشش کرو تو عیب ہے ہون ختنین روا | بے جہد کے کسیکو کبھی کچھ نہین ملا

ہمکو توقعات نہ رکھنے کی وجہ کیا | یورپ نے کچھ خدائی کا ٹھیکہ نہین لیا

دو تین چار ہاتھ کھسکنا ضرور ہے

مانا کہ ہم سے منزل[ف] مقصود دور ہے

ف عرب کا حال سابق مین کیا تہا اور حضرت کے زمانے سے کیا بدلا اور ابتدار اسلام کو غور کرو اور حالات صحابہ سے تنبیہ پکڑو ۱۲

قسمت کی خوبی دیکھو کہ اب بھی خبر نہین
جس سے رفاہ قوم ہو ایسا ہنر نہین

سمجھانے اور کہنے کا مطلق اثر نہین
کیون بھائیو کسی کی توجہ ادہر نہین

کردار نا صواب پر اصرار کس لیئے
آنکھون سے دیکھتے ہو تو انکار کس لئے

یارب[۵۱] قلوب عصبتنا بین اصبعیک
نستشفع[۵۲] النبی باکرامہ لدیک

الرشد والہدایۃ والفوز فی یدیک
لما قضیت سائر حاجاتنا الیک

ہون برسر عروج خیالات قوم کے
شایان شان قوم ہون حالات قوم کے

سب جانتے ہین عالم اسباب ہے جہان
اس قاعدے سے بہاگ کے جائے کوئی کہان

ہر واقعہ نتیجہ علت ہے بے گمان
جاری ہے یہ زمین سے لے تا آسمان

یہہ ضابطہ جدید نہین سرسری نہین
اسلام بھی عموم سے اسکے بری نہین

دین کا عروج بے سبب معتبر نہ تہا
بدر و احد مین جان تلک کا بہی ڈر نہ تہا

تھا مرد سعی صرف دعا کا اثر نہ تہا
مومن نہ تہا کہ جس کا ہتیلی پہ سر نہ تہا

ان معرکون مین کتنے عزیزونکا خون بہا
ایک سلطنت اور اتنے شہیدونکا خون بہا

سلہ اے میرے رب ہماری قوم کے دل تیری دو انگلیوں کے بیچ میں ہیں مسبب ہے رستہ پر چلانا اور مطلوب پانا تیرے ہی ہاتھ میں ہے سلہ ہم اپنے نبی کو لیکر کہ تیرے نزدیک اونکی عزت ہے تم شفیع لاتے ہیں اس سبب سے کہ تو نے ہماری ساری حاجتیں اپنے پاس رکھلی ہیں ۱۲

تھی نار شرک سارے زمانہ مین مشتعل — روے زمین پہ نور ہدایت تھا مضمحل
اہل کتاب تک اسی آفت مین یا بگل — بس دو طرح کے لوگ تھے یا ضال یا مضل

شیطان کی جہان مین دوہائی پھری ہوئی
یعنی خدا سے ساری خدائی پھری ہوئی

اہل[51] عرب کا حال تھا سب مین بہت خراب — جیسے بلا مبالغہ چینوٹی کہر اکباب
بارشت سے زیادہ مزاجون مین التہاب[52] — گر بات پوچھے تو سٹ جنبیہ[53] جواب

اتنے سے لفظ پر کہ چلو یا ہٹو پرے
لڑنے پہ مستعد ہوئے جٹے کہ کٹ مرے

سفاک کینہ توز ستمگر ستیزہ جو — بے رحم سنگدل متمرد درشت خو
غارتگر و نکو اہل قوافل کی جستجو — ~~اس گروہ مین [illegible]~~

صحرا نورد وحشی و خانہ بدوش تھے
اونٹون کو پالتے تھے بس اتنے ہی ہوش تھے

انکو نظر نہ تھی نہ زیان پر نہ سود پہ — گھر بار سب لٹا دین گر آجائین جود پہ
جانین نثار کرتے تھے اپنے وفود[54] پہ — مرتے تھے فخر و عزت و نام و نمود پہ

برداشت کر نہ سکتے تھے ازبسکہ بیٹیان
کمبخت مار ڈالتے تھے اپنی بیٹیان

---

۵۱ یہ حال اہل عرب کا تواریخ سے ظاہر ہے ۱۲ ۵۲ افروختہ شدن آتش ۱۲ ۵۳ جنبیہ ایک آلہ قتل ہے ۵۴ ایلچی ۱۲

محکوم تھے بھی بعض تو صرف از برائے نام
ایک رنگ مین رنگے ہوئے چھوٹے بڑے تمام
کیا جانین ایسے لوگ سیاسات و انتظام
دادون کا لیتے پوتون پڑوتون سے انتقام
ہر قوم سے طناب عداوت تنی ہوئی
بارہ مہینے اُنمین لڑائی ٹھنی ہوئی

تھے گرچہ علم و فضل و لیاقت سے بے نصیب
ترکیب انکی بولی کی واقع ہوئی عجیب
لیکن ہر ایک بات فصاحت کا عندلیب
جادو اگر نہین ہے تو جادو کے ہے قریب
وہ دل کو موہ لیتے تھے طرزِ بیان سے
باتونمین پھول جھڑتے تھے انکی زبان سے

باآنکہ شہر مکہ مین تھا کعبۂ خلیل
گھر مین خدا کے سیکڑون بت ہو گئے دخیل
نالائقون نے اُسکو کیا اسقدر ذلیل
جیسے کہ آن بیٹھے ہما کی جگہ مین چیل
کیا انقلاب گردش چرخ کہن کے ہین
یہ بت پرست[1] خلف اُسی بت شکن کے ہین

غالب صفت تھی اُنکی خشونت باتی چال
وہ خانہ داریان تھین بجائے خودش وبال
اس طرز مین شریک تھے کیا اہل کیا عیال
ایک مرد جتنی عورتین چاہے کرے حلال
منکوحہ چھوٹ جاتی تھی عذر سخیف پر
نزلہ گراہی کرتا ہے عضو ضعیف پر

[1] یعنے اہل عرب حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلعم کے دین کے مدعی تھے اور پھر کعبہ مین بت رکھکر بت پرستی کرنے لگے جیسا کہ اس زمانہ مین لوگ اسلام کے مدعی غیر خدا کی عبادت کرتے ہین اور نہین شرماتے ۱۲

ناگفتہ بہ ہے انکا طریق معاشرت
شرم وحیا سے انکو نہ تھی کچھ مناسبت
کرہاً زنان بیوہ کی ارث ومقاسمۃ
دو بہنوں اور حقوق زنی مین مشارکت
ظاہر خراب اس سے زبون تر سرشتین
انسان ہو کے ان مین بہائم کی سیرتین

سب اہل روزگار تھے گم راہ یک قلم
مستوجب عذاب الہی عرب عجم
پر اس نے عین وقت پر اپنا کیا کرم
پیدا ہوئے نجات دہندہ امم
بنیاد شرک وکفر وضلالت کی ہل گئی
بھٹکے ہوؤن کو منزل مقصود مل گئی

کیا عقل[1] تھی جناب رسالت مآب کی
شرمندہ جسکے آگے ضیا آفتاب کی
تدبیر سوچتے تھے مگر فتح باب کی
آخر کو راہ ڈھونڈ نکالی صواب کی
وہ گم رہی وہ خوئے جہالت نکل گئی
تھوڑے دنون مین ملک کی حالت بدل گئی

ہرچند انکو ذات خدا کی پناہ تھی
پر مقتضائے وقت پہ ہر دم نگاہ تھی
تدبیر صلح وجنگ کی شام وپگاہ تھی
جو دوسرون کی راہ ہے وہ انکی راہ تھی
تقصیر کب درست ہے تدبیر کار مین
ہم انکے سامنے ہین بھلا کس شمار مین

[1] جلد ۱۲ س ۵۳ عقل سے مراد وہ قوۃ علمیہ ہے جو آنحضرت صلعم کو جناب باری سے بذریعہ وحی عطا ہوئی تھی جیسا کہ فرمایا الم نشرح لک صدرک ۱۲

ہاں گو کہ شرط باندھ کے مردو نسے سو چکے
جو کچھ تمہیں خدا نے دیا تھا کھو چکے
خار قنوط[1] راہ تمنا مین بو چکے
سن لینا ایک دن کہ مسلمان ہو چکے

قسمت مین قوم کی ہے لکھی صبح و شام موت
بے حرمتی کے جینے سے بہتر حرام موت

دنیا مین جسقدر ہین ذریعے معاش کے
کھو دے ہین جستجو کے طلب کے تلاش کے
انمین ہمارا حصہ و حسب ہو کاشکے
ہان مبتلا[2] کی وضع کے انکی قماش کے

گر چاہیے تو لاکھہ مین نوے ہزار ہین
طوطی چمن مین ایک ہے کوّے ہزار ہین

عبرت کی داستان ہے احوال مبتلا
اللہ رے جمال خد و خال مبتلا
آنکھون کے آگے پھر رہی ہے تمثال مبتلا
اور عنفوان عمر و سن و سال مبتلا

جسوقت وہ شراب جوانی سے چور تھا
بیشک وشبہ روکش غلمان و حور تھا

لیکن وہ حالت ایسی سریع الزوال تھی
وہ زلف جو کبھی دل عاشق کا جال تھی
بس دیکھتے ہی دیکھتے خواب و خیال تھی
خودروی روش مبتلا پہ بلا تھی وبال تھی

دیکھا تو آخرش خورش کرم گور تھا
جسکے جمال و حسن کا عالم مین شور تھا

[1] یاس و نا امیدی ۱۲ [2] مبتلا سے وہ مبتلا مراد ہے جسکا قصہ محصنات مین مذکور ہے ۱۲

وہ مبتلا جو ناز و نعم میں پلے کبھی
سانچے میں ہاتھ پاؤں تھے جسکے ڈھلے کبھی
خنجر چلیں گر ایک قدم بھی چلے کبھی
تیغ ادا سے کٹتے تھے جسکی گلے کبھی
بس جنتری میں قبر کی سب بل نکل گئے
رکھنے کے ساتھ لحد کے سانچے میں ڈھل گئے

آفت ہے موت خاصۂ مبتلا کی موت
تکلیف و درد و محنت و رنج و عنا کی موت
قہر الٰہی و غضب کبریا کی موت
دشمن کو بھی نصیب نہو اس بلا کی موت
انجام کار جو تری مرضی ہو کیجیو
پر ایسی موت یا رب خدایا نہ دیجیو

تھی اُس پر ابتدا سے مسلط بلائے حسن
طفلی میں تھا وہ آئینہ رونمائے حسن
مضمر ہر ایک وضع میں اسکی ادائے حسن
اک عالم اسکا شیفتہ و مبتلائے حسن
اول سے شوق حسن جو خاطر نشان ہوا
خواہان روے خوب ہوا جب جوان ہوا

شامت جو اسکی آئی کیا دوسرا نکاح[1]
سمجھا کہ چار شرع پیمبر میں ہیں مباح
آئی مگر نظر نہ کبھی صورت فلاح
کیا ہی بُری وہ رائے تھی اُسکی کیسی صلاح
فرصت نہ دی پھر اُسکو نزاع و جدال نے
سب کچھ حرام کر دیا اس اک حلال نے

[1] تعدد ازدواج مسنون ہے بشرط استطاعت عدل ۱۲

امن و فراغ و عافیت و راحت و قرار
حسن معاشرت کہ تمدن کا ہے مدار

نام و نمود و عزت و توقیر و اعتبار
اور جس سے بے نیاز نہیں کوئی خانہ دار

سب چیز جا کے فقر ہوا گھر میں جاگزین
جس چیز کو مکان میں پوچھو نہیں نہیں

جب مبتلا پر آ ہی گیا وقتِ احتضار
بیکس پڑہ رہی تھی کھڑی پاس غمگسار

منہ میں چوانے پانی لگی چشم اشکبار
اور دونوں آنکھیں ضعف نے دین ڈھانک ایکبار

یون بیکسانہ ہائے جوانی میں جان دے
جنت میں اسکو بار الٰہا مکان دے

جو لوگ ہیں سعادتِ عظمیٰ سے بہرہ مند
پرواز کو خیال کے رکھو ذرا بلند

کرتے ہیں بات بات سے وہ اکتسابِ پند
مت ہو لذائذ حیوانی کے پابند

میری سنو اگر نہیں سمع قبول کر[1]
دو بیبیاں[2] نہ کیجیو زنہار بھول کر

تمت

کتبہ خاکسار محمد عبد الغنی عفی عنہ

[1] بہرا ۱۲ [2] بخوف عدم استطاعت عدل و اگر یہ خوف نہو تو شوق سے کرو ۱۲

فہرست کتب مع قیمت علاوہ محصول

صحیح بخاری مع شرح فتح الباری از اول تا ہشتم طیار باقی زیر طبع قیمت فی پارہ — عصہ/
مقدمہ فتح الباری سے — ے/
نیل الاوطار — عسہ/
تخریج ہدایہ ابن حجر — حصہ/
فضل الباری ترجمہ اردو
صحیح بخاری از اول تا سوم طیار باقی زیر طبع قیمت فی پارہ — ۸۰/
جزء القراءۃ امام بخاری مع ترجمہ — ۴/
جزء رفع الیدین امام بخاری مع ترجمہ — ۲/
زیارۃ القبور امام ابن تیمیہ مع ترجمہ — دد/
معیار الحق مع ترجمہ — عصہ/
تحفہ بخاریہ و انتصار الحق — عصہ/
تنویر العینین مولوی اسمعیل صاحب شہید — ۲/
انصاف شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مع ترجمہ — ۸/

اثبات الجہر با آمین من الاحناف المحققین — ا/
الکلام المبین در جہر آمین
تمام حدیثوں آمین کا مجموعہ مع جرح و تعدیل — ۲/
قصیدہ عظمی فارسی رسول اللہ صلعم کے حالات از ولادت تا وفات — ۴/
گیارہ سوالات کی جوابات — ۲/
[illegible] در ادعیہ ماثورہ
[illegible] مترجمہ — ۰/
مثنوی نظم البیان و بدعات بین — ۶/
موعظہ حسنہ ڈپٹی نذیر احمد صاحب — ۸/
اقامۃ الحجۃ علی ان لا فرق بین
صلاۃ المرد والمرأۃ — ۳/
فیصلہ الحلیم بیان طلاق ثلاثہ — ۴/
کیفیت مناظرہ مرشد آباد — ۱۰/
کشف الکربہ فی وصف حال الغربہ مع ترجمہ — ۲/

کتب مصنفہ مولوی ابراہیم صاحب آروی
طریق النجاۃ ترجمہ صحاح المشکوٰۃ حصہ اول ۹/ دوم ۷/ سوم ۸/ چہارم ۸/
غنچہ مراد — ۱۰/
سلالۃ الصرف اردو — ا/
سلالۃ النحو اردو — ا/
تلقین التشریف بعلم التصریف اردو حصہ اول — ۳/
تہذیب التصریف تکملہ التشریف — ۴/
ارشاد الطلاب اسلے
علم الاعراب حصہ دوم — ۳/
〃 حصہ سوم — ۸/

یہ کتابیں مولوی تلطف حسین صاحب ساکن دہلی پھاٹک حبش خان یا دہلی مطبع انصاری سے مل سکتی ہیں